بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

یوم جمعہ ۶ رجب ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۶ صلح ۱۳۳۸ ہش ۱۶ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو باوجود علالت، کمزوری طبع اور سردی کی شدت کے دینی امور میں از حد مصروف رہنا پڑتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

کراچی میں معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کے انتظامی دفتر کا قیام

کرنل حامد نواز جملہ انتظامات کے سلسلہ میں ڈائرکٹر جنرل کے فرائض سرانجام دیں گے

کراچی ۱۵ جنوری۔ معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کا جو اجلاس عنقریب کراچی میں ہونے والا ہے وزارت امور خارجہ نے اس کے جملہ انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی خاطر ایک علیحدہ انتظامی مشینری قائم کی ہے جو بغداد پیکٹ کانفرنس آرگنائزیشن کہلائے گی۔ اور کرنل حامد نواز اس کے ڈائرکٹر جنرل کے طور پر کام کریں گے۔ وزارت امور خارجہ کے ایک ڈپٹی سیکرٹری مسٹر شاہنواز اس کے ڈائرکٹر اور چیف رابطہ افسر ہوں گے۔ مسٹر نذر حیات ٹوانہ کو استقبال قیام اور آمد و رفت کے انتظامات کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ پاکستان فارن سروس کے افسر رابطہ افسران کے فرائض سرانجام دیں گے۔ ان کے سپرد مندوبین کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کا کام ہوگا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی علالت

ربوہ ۱۴ جنوری۔ کل دن کے ساڑھے گیارہ بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت یکدم بہت ناساز ہوگئی۔ بلڈ پریشر زیادہ ہوگیا۔ اور ساتھ ہی نکسیر کی وجہ سے خون بہت بہنے لگا۔ ساڑھے تین بجے کے قریب شدید ضعف کی شکایت بھی ہوگئی۔ چار بجے کے بعد طبیعت قدرے بہتر ہوئی۔ اور رات کو بھی نسبتاً آرام رہا۔ احباب حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں

امریکہ میں وسیع پیمانے پر پہلی روسی نمائش کا اہتمام

نمائش میں روس کے مصنوعی سیارے کا ماڈل بھی پیش کیا جائیگا

نیویارک ۱۵ جنوری۔ اس سال جون کے اواخر میں یہاں وسیع پیمانے پر ایک روسی نمائش کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس میں روس کی صنعتی اور ثقافتی زندگی کی ایک جھلک دکھانے کے علاوہ روس کے مصنوعی سیارے (سپٹنک) کا ماڈل بھی پیش کیا جائے گا۔ گزشتہ بیس سال میں سرزمین امریکہ میں منعقد ہونے والی یہ پہلی نمائش ہوگی۔ اس کا اہتمام ایک خاص معاہدے کے تحت کیا جا رہا ہے جس کی رو سے روس میں بھی امریکی نمائش لگانے کا اہتمام کیا جائے گا۔ وہاں امریکی نمائش جولائی کے آخر میں ہوگی۔

عالمی بنک کے صدر آج لنڈن روانہ ہوں گے

قاہرہ ۱۵ جنوری۔ عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک آج لنڈن روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ برطانیہ اور مصر میں مالی تنازعات ختم کرانے کے لئے قاہرہ آئے ہوئے ہیں کل شام انہوں نے برطانوی وفد کے لیڈر مسٹر ڈینس کٹس اور متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر اقتصادیات ڈاکٹر عبد المنعم قیصونی سے ملاقات کی تھی

دریں اثنا مصری ذرائع نے بتایا ہے کہ مصر اور برطانیہ کے نمائندوں کی مشترکہ کانفرنس میں نزاعی نکات پر مفاہمت ہوگئی ادھر ڈاکٹر عبد المنعم قیصونی نے کہا ہے کہ مصر اور برطانیہ کی بات چیت جاری ہے ہمیں نہ تو بہت مایوس اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ پر امید ہونا چاہیئے۔

مہاجر دعویداروں کو عارضی امداد

کراچی ۱۵ جنوری۔ کراچی میں رہنے والے یتیموں اور بیواؤں نے بھارت میں متروکہ جائدادوں کے دعوے داخل کر رکھے ہیں مرکزی وزیر بحالیات نے ان کو فوری طور پر امداد کے لئے سترہ لاکھ روپے کی رقم دی ہے۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جن افراد کو فوری طور پر عارضی امداد دینا زیر غور ہے۔ ان کی تعداد دو ہزار پانچ سو ہے۔ ان میں سے گیارہ سو افراد کو سترہ لاکھ روپے کی رقوم دی جا چکی ہے۔

مارشل ٹیٹو نئی دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو آج مدراس سے نئی دہلی پہنچ گئے۔ آپ نے فضائی اڈہ پر کہا کہ یوگوسلاویہ اور ہندوستان کو امن عامہ کے قیام اور عوام کے لئے بہتر معیار زندگی کے متعلق بڑی تشویش ہے۔

معاہدۂ بغداد کی اقتصادی کمیٹی

لنڈن ۱۵ جنوری پاکستان کے مسٹر اکبر عادل کو معاہدۂ بغداد کی اقتصادی کمیٹی کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔

ملتان میں وبائی امراض سے بیس ہلاک

ملتان ۱۵ جنوری۔ گزشتہ ماہ ملتان میں مختلف وبائی امراض کے باعث بیس افراد جاں بحق ہو گئے۔ اس عرصہ میں دس افراد چیچک میں مبتلا ہوئے۔ ان میں سے چار جانبر نہ ہو سکے۔ چار افراد موتی جھرہ چھ خسرہ سے ہلاک ہوئے۔ زیر تبصرہ مدت میں دو افراد ہیضہ اور تین تپدق سے ہلاک ہوئے۔ بلدیہ کے حکام نے چیچک کے ٹیکے لگانے کی مہم جاری رکھی۔

درخواست دعا

گوجرہ (بذریعہ تار) مکرم پروفیسر محمد علی صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ کل صبح تیسری بار دل کا حملہ ہوا۔ اور حالت دن بدن گر رہی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۵۹ء

عالمی آبادی میں اضافہ

دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کے متعلق اقوام متحدہ نے ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ موجودہ صدی ختم ہونے تک دنیا کی آبادی دگنی ہو جائے گی۔ قیاس ظاہر کیا گیا ہے کہ انسانوں کی آبادی چھ ارب تک پہونچ جائے گی۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ صرف ایک سال یعنی ۱۹۵۷ء و ۱۹۵۸ء میں دنیا کی آبادی میں نو کروڑ نفوس کا اضافہ ہوا ہے۔ دوسری طرف شرح اموات میں روز بروز کمی ہو رہی ہے۔ جو علم طب اور سائنسی ترقی کا نتیجہ ہے۔

اس رپورٹ نے دنیا کے دور اندیش اور دانشمندانہ طبقہ کو سخت متفکر کر دیا ہے۔ اور ان کا کہنا ہے کہ اتنی آبادی کے لئے خوراک مہیا کرنا ناممکن ہو جائے گا اس لئے ان کے نزدیک اس مسئلہ کا علاج صرف یہی ہے کہ آبادی کی رفتار اضافہ کو کسی نہ کسی طرح روکا جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک ہفت روزہ رقمطراز ہے:۔

"ان حقائق کی روشنی میں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پاکستان کی آبادی بھی بڑھ رہی ہے۔ اور اس میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس وقت خوراک کا مسئلہ ایک قومی مسئلہ بن چکا ہے۔ اگر اس کو حل کر لیا گیا۔ تو پیداوار موجودہ آبادی کی ضروریات کو بمشکل پورا کر سکے گی آبادی میں اضافے سے پیداوار کا مسئلہ پھر وقت طلب ہو جائے گا آبادی میں اضافے کی روک تھام ایسے مسائل میں سے ہے۔ جن پر ہر ملک غور کر رہا ہے۔ گھریلو منصوبہ بندی کے ذریعہ اسے حل کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ہمارے ہاں ابھی اس بارے میں بہت کم توجہ دی گئی ہے ضرورت ہے کہ جہاں پیداوار کو بڑھانے کے لئے قومی بنیادوں پر سارے وسائل سے کام لیا جا رہا ہے۔ اسی طرح آبادی کے اضافہ کو قابو میں رکھنے کے لئے بھی پوری جدوجہد کی جائے۔ تاکہ ملک میں خوشحالی پیدا ہو سکے۔ اور قومی وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے"

(قندیل ۱۸ جنوری)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دانشمند آبادی کی روک تھام کے لئے جو سب سے تیر بہدف نسخہ تجویز کرتے ہیں وہ خانگی منصوبہ بندی ہے جس کی عملی صورت حفظ پیدائش ہے۔ بعض ملکوں میں وسیع پیمانہ پر اس کا تجربہ کیا جا رہا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں کما حقہ کامیابی نہیں ہو رہی۔ اس لئے بعض دانشمندوں نے عجیب عجیب خیالات ظاہر کئے ہیں۔ ایک مغربی ڈاکٹر کی رائے ہے کہ بوڑھوں بیماروں اور اپاہجوں اور ناکارہ افراد کو ختم کر دیا جائے۔ اس طرح جو خوراک ڈاکٹر صاحب کے خیال میں ضائع جا رہی ہے وہ بچ جائے گی۔ اسی طرح سنا گیا ہے۔ کہ جاپان میں اسقاط کو قانوناً جائز قرار دینے کی کوشش کی جا رہی ہے:

حفظ پیدائش کا طریقہ بالکل نیا نہیں ہے۔ بلکہ بہت دیر سے اس طرف رجحان ہو رہا ہے۔ اسی طرح روز بروز آبادی کا خدشہ بھی حال ہی میں نہیں لگا بلکہ صدی کا دو صدی سے اس خدشہ کا زیادہ احساس چلا آیا ہے۔ یہ ہم نے صرف اس لحاظ سے کہا ہے۔ کہ منظم طور پر اس مسئلہ پر پروفیسر مالتھوس (۱۸۳۴-۱۷۶۶) نے ہی اپنے ایک مضمون میں بحث کی ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلہ پر پہلے افلاطون اور ارسطو نے بھی لکھا ہے۔ اور مالتھوس سے کچھ عرصہ پہلے منجملہ فرینکلن ہیوم اور کئی دوسرے لکھنے والوں نے بھی اس مضمون پر خامہ فرسائی کی ہے۔ مالتھوس نے جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ اس مسئلہ پر منظم طور پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اور تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت کیا ہے۔ کہ جس کثرت سے آبادی بڑھتی ہے۔ اس نسبت سے خوراک پیدا نہیں ہوتی:

مالتھوس نے نباتات اور حیوانات کی کثرت پیدائش کی مثال پیش کر کے بتایا ہے کہ نباتات اور حیوانات کی آبادی کو نہ بڑھنے دینے میں کون کون سے قدرتی عوامل کام کرتے ہیں وہ اس نتیجہ پر پہونچا ہے۔ کہ نباتات اور حیوانات کی کثرت کو روکنے کے لئے خوراک کی کمی سب سے بڑا عنصر ہے۔ ورنہ جس کثرت سے ان کی پیدائش ہوتی ہے۔ اگر وہ قدرتاً معدوم نہ ہوتے رہتے۔ تو آج زمین پر قدم رکھنے کی جگہ میسر نہ ہو سکتی۔

اس نے انسانوں کے معاملہ میں بھی بیماری۔ طفلی کی اموات۔ قحط جنگ وغیرہ کو آبادی کا توازن قائم رکھنے کا ذریعہ بتایا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ انسان کا معاملہ نباتات اور حیوانات سے اس لحاظ سے الگ ہے کہ انسان عقل کے استعمال سے ان عناصر پر غالب آ سکتا ہے۔ جو نباتات اور حیوانات کی صورت میں ان کی آبادی کو حدود کے اندر رکھنے میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ آبادی کو بے تحاشا بڑھنے سے روکنے کے لئے بھی انسانی عقل کو اپیل کرتا ہے۔ لیکن بعض لوگوں نے آبادی کو محدود رکھنے کے جو نظریات اس کے نام سے منسوب کر رکھے ہیں۔ مالتھوس فی الحقیقت ان کا حامی نہیں تھا۔ وہ صرف اس اصول کو پیش کرتا ہے۔ کہ جب تک کوئی شخص بیوی بچوں کو پالنے کے لئے کافی کمائی نہ کرنے لگے۔ اس وقت تک اس کو شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ حفظ پیدائش کے متعلق وہ صرف یہی طریقہ استعمال کرنے کا حامی ہے۔ البتہ بعد میں اس خیال کو یہاں تک وسعت دے دی گئی ہے کہ جیسا کہ ہم نے بتایا ہے کہ بیماروں اور بوڑھوں کو ختم کرنے اور اسقاط کو جائز قرار دینے تک سوچا جانے لگا ہے:

دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں۔ کہ طب اور سائنس نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ پہلے جن بیماریوں سے ہزارہا مخلوق ہلاک ہو جاتی تھی۔ اب اس میں معتد بہ حد تک کمی آ گئی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہر ملک میں شرح اموات شرح پیدائش سے کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس طرح تدریجاً آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کو عقل دی گئی ہے۔ اور اس لحاظ سے اسکو اضافہ آبادی سے جو مصائب پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کا تدارک ضرور سوچنا چاہیئے۔ لیکن

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

موجِ عرفاں

انساں کی سمجھ میں آتا ہے فطرت کا اشارا برسوں میں
دوزخ سے گزر کر ملتا ہے جنت کا نظارا برسوں میں

ہمدم! جو سکوں اسلام میں ہے وہ اور کہیں پر کیا ہوگا
ہم نے تو جہاں میں پایا ہے یہ ایک سہارا برسوں میں

منجدھار میں بھی مایوس نہ ہو۔ موجوں کے تھپیڑے کھاتا جا
طوفان جب آتے ہیں دل پر ملتا ہے کنارا برسوں میں

اے دینِ ہدیٰ سے رُوگرداں کچھ غور تو کر کچھ فکر تو کر
اس دہر میں آیا کرتا ہے اللہ کا پیارا برسوں میں

خاموش سہی، مدھم ہی سہی، آنکھوں میں تری تصویر تو ہے
سنتے ہیں کہ چمکا کرتا ہے قسمت کا ستارا برسوں میں

عبدالسلام اختر ایم اے

نبیوں کا سردارؐ

تقریر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(۴)

ساتویں دلیل

اخلاقِ فاضلہ

انسانی کمالات میں سے ایک کمال اخلاقِ فاضلہ سے متصف ہونا ہے۔ اگر ہم اخلاقِ فاضلہ کو مدِّنظر رکھ کر آپ کا دوسرے انبیاء سے مقابلہ کریں تو ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ آپ ہی نبیوں کے سردار ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آپؐ نے ہی اخلاقِ فاضلہ کی حقیقت بیان کی اور عملی طور پر ان کا نمونہ قائم کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں آپؐ کی نسبت فرماتا ہے۔ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔

کہ اے رسول تُو یقیناً خلق عظیم پر ہے

یعنی:۔

"اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم و مکمل ہے کہ اس پر زیادت متصور نہیں۔ کیونکہ لفظ عظیم محاورۂ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو اپنا نوعی کمال پُورا پُورا حاصل ہو۔"

اخلاقِ فاضلہ میں سے ایک خُلق باوجود سزا دینے پر مقدرت رکھنے کے عفو ہے۔ اور دشمنوں سے حسنِ سلوک اور بد دعا کی جگہ اُن کے لئے دعا اور ان کی بدی کے بدلے میں نیکی اور احسان نہایت بلند پایہ اخلاق میں سے ہے۔ اس خُلق کا جس رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور ہوا وہ نہایت درجہ کامل اور بے نظیر ہے۔

لندن میں ۱۹۳۵ء سے ۱۹۳۶ء تک تقریباً ایک سال سے زائد مدت تک مسٹر گرین اور میرے درمیان ہائیڈ پارک میں ہر جمعہ کے روز مباحثہ ہوا کیا۔ مسٹر گرین کا بائیبل کے حسابات کی رُو سے یہ عقیدہ تھا کہ یسوع مسیح ۱۹۵۲ء میں آسمان سے اُتریں گے۔ وہ اس سے متعلق بہت سے اشتہارات بھی شائع کر چکے تھے۔ اتفاق ہے کہ کئی سالوں کے بعد برادرم عبدالعزیز صاحب کا خط ۲۴ر دسمبر کو ملا ہے۔ جس میں انہوں نے ان مباحثات کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ اب مدت سے مسٹر گرین بالکل خاموش ہے۔ دو تین بار مسجد بھی آ چکا ہے اور آپ کا ذکر خیر بھی کرتا ہے۔

ایک دن مباحثہ کے وقت اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یسوع مسیح کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا کہ یسوع مسیح نہایت بلند پایہ اخلاق سے متصف تھے۔ چنانچہ انہوں نے جبکہ وہ صلیب پر لٹکائے جا چکے تھے یہود کے لئے جو آپ کے جانی دشمن تھے ان الفاظ میں دُعا کی:۔

"اے میرے باپ تو انہیں بخشدے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔"

یعنی عدم علم کی وجہ سے وہ مجھ سے ایسا سلوک کر رہے ہیں۔ اس قسم کے اخلاق کا نمونہ کسی نبی نے نہیں دکھایا۔ اور نہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے۔

مَیں نے جواباً کہا کہ حضرت عیسےٰ جنہیں ہم اللہ تعالیٰ کا رسول اور نبی مانتے ہیں واقعی صاحبِ اخلاقِ فاضلہ تھے۔ لیکن یہ کہنا کہ دوسرے انبیاء اخلاقِ فاضلہ میں اُن کے ہم پلّہ نہ تھے درست نہیں۔ مسٹر گرین کا یہ کہنا کہ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسی کوئی مثال قائم نہ کی تاریخِ اسلام سے ناواقفیت کے سبب سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی غزوۂ اُحد میں پتھروں سے زخم آئے اور آپؐ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اور کفار نے مشہور کر دیا قُتِلَ مُحَمَّدٌ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیئے گئے ہیں۔ ہوش میں آنے پر آپؐ اپنے زخموں سے خون پونچھتے جاتے اور یہ کہتے جا رہے تھے:۔

"اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ"

اے میرے اللہ تُو میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔ یعنی عدم علم کی وجہ سے مجھ سے ایسا سلوک کر رہے ہیں

دونوں مقدس نبیوں کی دعائیں اس لحاظ سے تو یکساں معلوم ہوتی ہیں کہ ان میں اپنے اپنے دشمنوں کی بھلائی چاہی گئی ہے لیکن درحقیقت دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ حضرت مسیحؑ کی دُعا تو ان یہود کا قصور بخش دیئے جانے سے متعلق ہے۔ جو اُن کے صلیب پر لٹکائے جانے کا باعث ہوئے تھے اور سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دُعا صرف یہی نہیں تھی کہ جن دشمنوں نے آپ کو مجروح کیا تھا ان کا گناہ بخش دیا جائے۔ بلکہ آپؐ کی دُعا یہ تھی کہ اے میرے رب تُو ان کو ہدایت عطا فرما یعنی جو نعمت مجھے بخشی ہے وہ انہیں بھی بخش۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دُعا حضرت مسیح علیہ السلام کی دُعا پر جتنی عظیم الشان فوقیت رکھتی ہے وہ "عیاں را چہ بیاں" کی مصداق ہے۔ اور جب ہم دونوں دعاؤں کے نتائج کو دیکھتے ہیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی اور زیادہ شان بڑھ جاتی ہے۔ انجیل سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح سے یہود نے جو سلوک کیا تھا اس کی سزا آنجناب نے یہ بتائی کہ ان سے آسمانی بادشاہت چھین لی جائے گی۔ اور وہ فی الحقیقت چھین لی گئی۔ تو اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ حضرت مسیح کی دُعا قبول ہو کر یہود کا گناہ بخش دیا گیا تھا۔ بلکہ اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ حضرت مسیحؑ کے آڑے وقت کی دُعا بھی قطعاً قبول نہیں ہوئی۔ اور یہود کا گناہ ہرگز نہیں بخشا گیا۔ اور اگر بخش دیا گیا ہوتا تو آسمانی بادشاہت ان سے کیوں چھینی جاتی۔ اور چونکہ آسمانی بادشاہت یقیناً ان سے چھینی جا چکی ہے۔ اسلئے ماننا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح کی دعا جو آپ نے ان کے گناہ بخشے جانے کیلئے کی تھی قبول نہیں ہوئی ہے۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دُعا کہ اے میرے رب میری قوم کو ہدایت دے قبول ہو گئی اور اس کی مقبولیت فتح مکہ کے روز بڑی شان و شوکت اور ایسی صفائی سے ظاہر ہو گئی کہ سارے عالم میں کسی دشمن کے لئے گنجائشِ انکار باقی نہ رہی۔

فتح مکّہ کے دن جب آپؐ کے سامنے وہ دشمن پیش کئے گئے جنہوں نے آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں پر تیرہ سال تک انسانیت سوز مظالم کئے تھے۔ اور تین سال تک مکمل مقاطعہ جاری رکھا تھا۔ جائیدادیں چھین لیں اور اموال لُوٹ لئے اور وطن سے نکال دیا تھا اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ آج وہ سب کے سب ایسے آپؐ کے قابو میں تھے کہ آپؐ کا ایک ادنیٰ سا اشارہ ان کے سر قلم کر دیئے جانے کے لئے کافی تھا لیکن آپؐ نے انہیں کوئی سخت لفظ بھی نہ کہا بلکہ صرف یہ دریافت فرمایا "مَاذَا تَظُنُّوْنَ اِنِّیْ فَاعِلٌ" بتاؤ تم کیا خیال کرتے ہو میں تم سے کیسا معاملہ کروں گا۔

انتہائی شرم و ندامت سے سر جھکائے ہوئے انہوں نے جواب دیا۔ ہم آپ سے اسی سلوک کی توقع رکھتے ہیں جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔ اس جواب پر آپؐ نے ان تمام ستمگاریوں اور ایذارسانیوں کو نظر انداز کر کے فرمایا:۔

"لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اِذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ۔"

جاؤ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرمائے اور وہ سب رحم کرنیوالوں میں سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔"

جب آپؐ نے اس فیاضی سے بلا شرط سب کو معافی دیدی تو انہوں نے ایسا محسوس کیا۔ کَاَنَّمَا خَرَجُوْا مِنَ الْقُبُوْرِ۔ گویا وہ قبروں سے نکلے ہیں۔ اور وہ سب کے سب ایمان لے آئے۔ اور ہدایت یاب ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ کی مقبولیت کا عظیم الشان نشان بن گئے اور آپؐ کا باوجود سزا پر مقدرت کے عفو عام آپؐ کے ایک بے نظیر خُلقِ عظیم کی مثال بن گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف عفو و درگذر اور حسنِ سلوک ہی میں بے نظیر تھے بلکہ انسانی کمالات میں شمار کی جانے والی تمام صفات مثلاً جرأت و شجاعت، حمیت و غیرت، رأفت و رحمت، جود و سخا، صدق و صفا، لطف و عطا، ایثار و وفا، استقلال و استقامت، صبر و قناعت، توکل علی اللہ، شفقت علیٰ خلق اللہ وغیرہ میں انتہائی نقطۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے اسی وجہ سے آپؐ نے فرمایا۔ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ یعنی پہلے نبیوں کے ذریعے اچھے اخلاق کا ظہور ہوا لیکن مجھے اس لئے بھیجا گیا تاکہ مَیں ان مکارم اخلاق کو ان کی انتہاء تک پہنچا دوں۔ پس آپؐ کا اخلاقِ فاضلہ کے اظہار میں تمام دوسرے انبیاء سے سبقت لے جانا اس امر کی دلیل ہے کہ نبیوں کے سردار ہونے کا منصب آپؐ کے ہی شایانِ شان ہے۔

آٹھویں دلیل

بے نظیر کامیابی

دُنیا میں ہزار ہا نبی آئے مگر جو کامیابی سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی وہ کسی اور نبی کو حاصل

نہیں ہوئی۔ آپ اس وقت دنیا میں آئے جب دین کو کوئی بھی نہ جانتا تھا۔ اور ایک عالمگیر تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ اور لوگوں نے توحید کی جگہ شرک اور پاکیزگی کی جگہ فسق اور انصاف کی جگہ ظلم اور علم کی جگہ جہل اختیار کر لیا تھا۔ اور ہر قسم کی بدکاریاں زمین پر پھیل گئی تھیں۔ ہزارہا لوگ دہریہ تھے۔ ہزارہا وحی اور الہام سے منکر تھے گویا دنیا میں اعتقادی اور عملی خرابیوں کا ایک سخت طوفان برپا تھا۔ اور خاص کر عرب کے لوگ اخلاقی، اعتقادی اور علمی لحاظ سے مردہ تھے۔ بت پرستی شراب نوشی، حرام خوری۔ قمار بازی، ارتکاب فسق و فجور ان کا دن رات کا مشغلہ تھا۔ ان کی فطرت اس حد تک مردہ ہو چکی تھی۔ کہ وہ ان تمام ننگ انسانیت افعال پر علانیہ فخر کیا کرتے تھے۔ اور وہ تمام ہمسایہ قوموں کی نظروں میں ذلیل و حقیر اور اخلاقی لحاظ سے وحشیوں اور درندوں کی مانند سمجھے جاتے تھے۔ اس حالت میں آپ نے اعلان فرمایا:-

اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتہا۔

یعنی یہ بات تو ہمیں معلوم ہے کہ زمین سب کی سب مر گئی ہے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نئے سرے سے اس کو زندہ کرے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عرب قوم کو آپ کی زندگی میں زندہ کر کے دکھایا۔ اور آپ نے جب تک یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ نہ دیکھ لیا۔ اس وقت تک آپ نہ تھکے نہ ماندہ ہوئے۔ مخالفتوں کی مخالفتیں، اعداء کی سازشیں اور منصوبے، قتل کرنے کے مشورے، قوم کی تکلیفیں اور مظالم آپ کے حوصلہ اور ہمت کے سامنے سب ہیچ اور بے کار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت تک زندہ رکھا کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کی آواز آپ کو نہ آگئی کہ مسلمانوں کے لئے تعلیم کا مجموعہ کامل ہو گیا۔ اور جو کچھ ضروریات دین میں نازل ہونا تھا۔ وہ سب نازل ہو چکا بلکہ یہ بھی خبر دی گئی کہ خدا تعالیٰ کی تائیدیں بھی کمال کو پہنچ گئیں۔ اور فوجوں کی فوجیں اسلام میں داخل ہوتی آپ نے دیکھیں اور یہ آیتیں بھی نازل ہو گئیں کہ خدا تعالیٰ نے ایمان اور تقویٰ کو ان کے دلوں میں لکھ دیا۔ اور فسق و فجور سے انہیں بیزار کر دیا۔ اور پاک اور نیک اخلاق سے وہ متصف ہو گئے۔ اور ایک بھاری تبدیلی ان کے اخلاق میں واقع ہو گئی۔ ان تمام

باتوں کے بعد سورۃ النصر نازل ہوئی۔ جس کا ماحصل یہی ہے کہ نبوت کے تمام اغراض پورے ہو گئے۔ اور اسلام دلوں پر فتحیاب ہو گیا۔ تب آنحضرتؐ نے عام طور پر اعلان کر دیا کہ یہ سورۃ میری وفات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

آپ کی اس بے نظیر کامیابی کی وضاحت کرنے کے لئے میں مسئلہ توحید کو بطور مثال پیش کرتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ دنیا میں جس قدر رسول اور نبی آئے ان سب کا اہم مقصد اور عظیم الشان مشن توحید الٰہی کی تبلیغ تھی رسولوں کے اس مشترکہ مشن کو ملحوظ رکھ کر جب امت محمدیہ کا دوسری امتوں سے مقابلہ کیا جائے۔ تو جس رنگ میں کیفیت و کمیت کے لحاظ سے امت محمدیہ توحید پر قائم رہی۔ اس کی نظیر کسی اور رسول کی امت میں نہیں پائی جاتی۔ حضرت نوحؑ کی قوم میں سے چند لوگ ایمان لائے۔ اور باقی قوم بت پرستی اور فسق و فجور پر قائم رہی۔ آخر ہلاک کی گئی۔ حضرت موسےٰ کی قوم بنی اسرائیل کی یہ حالت تھی۔ کہ موسےٰ کے زمانہ میں ہی ایک بت پرست قوم کو دیکھ کر کہنے لگی۔ اجعل لنا الٰھا کما لھم الٰھۃ ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دو۔ جیسے اس قوم کے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبود ہیں۔ اور جب حضرت موسےٰؑ نے ان سے چند دن کے لئے علیحدگی اختیار کی۔ تو بچھڑے کو پوجنے لگ گئے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ کے ماننے والے بھی تھوڑی ہی مدت کے بعد شرک میں مبتلا ہو گئے اور خود مسیح کی عبادت کرنے لگے لیکن آنحضرتؐ کی قوت قدسیہ و انفاس طیبہ سے صدیوں کے مردے یکدفعہ زندہ ہو گئے۔ اور دنیا نے ایک بے نظیر انقلاب دیکھا وہ جزیرہ عرب جو بت پرستی کے سوا کچھ نہ جانتا تھا اور ہر قبیلہ کا علیحدہ علیحدہ بت تھا مثلاً ہبل ایک بڑا بت تھا۔ جو خانہ کعبہ کے اوپر رکھا ہوا تھا۔ وہ قبیلہ بنی کعب کا اور سواع بنی مذحج کا یغوث بنی مراد کا یعوق بنی ہمدان کا نسر بنی حمیر کے لوگ پرستش کرتے تھے۔ عزیٰ غطفان کا بت تھا۔ لات و منات کی تمام عرب قبائل پرستش کرتے تھے دوار بت نوجوان عورتوں کی پرستش کرنے کے لئے تھا۔ وہ چند دفعہ اسکے گرد طواف کرتیں پھر اسے پوجتی تھیں۔ غرض عرب کا چپہ چپہ بت پرستی کی مرض کا شکار تھا لیکن یہی بت پرستی کا مرکز جزیرہ عرب تھوڑے ہی دنوں میں ایک سمندر کی طرح توحید الٰہی سے بھر گیا۔ اور آپ نے اپنی امت کو ایسے رنگ میں توحید الٰہی کا سبق پڑھایا۔ کہ وہ اسے کبھی فراموش

نہ کر سکی۔ اور شب و روز مساجد کے بلند میناروں سے لا الٰہ الا اللہ کا اعلان کرتی رہی۔ (باقی)

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۵۸ء کی مختصر روئداد

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی اہم تقریر

مورخہ ۲۸ر دسمبر ۵۸ء کو ۹½ بجے صبح تلاوت قرآن کریم سے کارروائی شروع ہوئی۔ ایک نظم عربی اور ایک نظم اردو میں سنائی گئی۔ اس کے بعد محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنی تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا میں آپ کے سامنے لجنہ کے سارے سال کے کام کی رپورٹ پیش کرنا چاہتی ہوں تاکہ آپ پر واضح ہو جائے کہ دوران سال میں لجنہ مرکزیہ نے کیا کیا کام سرانجام دیئے اور کس قسم کے کام کرنے کی ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں۔

لجنہ مرکزیہ کے کاموں کا مختصر سا نقشہ پیش کرنے سے پہلے میں آپ سے یہ درخواست کروں گی کہ آپ اس سردی کے موسم میں چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ سفر کی تکالیف برداشت کر کے صرف روحانی غذا کی تلاش میں مرکز میں آئی ہیں۔ اس لئے جلسہ کی تقاریر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ تاکہ آپ جب یہاں سے اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ تو آپ کے دل ازدیاد ایمان اور عملی مسرت سے لبریز ہوں۔ اور آپ کے قلوب مطمئن ہوں کہ جس غرض کے لئے اس دور دراز سفر پر آپ آئی ہیں۔ آپ نے اسکو حاصل کر لیا ہے۔ دوران سال کا سب سے المناک حادثہ جو لجنہ اماء اللہ کو پیش آیا وہ حضرت ام ناصر احمد کی وفات ہے۔ آپ کا وجود علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی حرم اول اور لجنہ مرکزیہ کی صدر ہونے کے ایک اور اہمیت بھی رکھتا تھا وہ یہ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ اور موجودہ نسل کے درمیان ایک کڑی تھیں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات کے بعد دو ہستیاں ہمارے لئے یہی حیثیت رکھتی تھیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے ان کی خدمت کی اور اپنے کانوں سے اُن کی باتوں کو سنا ایک حضرت ام ناصر احمد اور دوسری حضرت ام داؤد والدہ مرحومہ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ تھیں۔ ہم سب جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ اس بات کی سخت تڑپ اپنے اندر رکھتی ہیں کہ کاش ہم اس زمانے میں ہوتیں اور اس مقدس ہستی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر برکت حاصل کرتیں۔ آپ میں سے بہت سی ایسی ہونگی جنہوں نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نہیں دیکھا۔ اور ہر ایک آپ میں سے یقیناً یہ خواہش اپنے اندر رکھتی ہے کہ کاش ہم وہ زمانہ پا لیتیں۔ لیکن اب بھی آپ کے لئے اس سعادت کو حاصل کرنے اور اپنی روحانیت کو بڑھانے کا موقعہ ہے۔ صحابیات بہت تھوڑی تعداد میں زیادہ ہیں ان سے استفادہ حاصل کریں۔ اور ان کو اپنے اجلاسوں میں بلائیں اور ذکر حبیبؑ کے عنوان پر چشم دید واقعات سنئے۔ کیونکہ روحانیت پیدا کرنے اور دلوں کا زنگ دور کرنے کے لئے صحبت صالحین ضروری چیز ہے۔ پس صحابیات کو اپنی مجالس میں بلایئے۔ اپنے ہر اجلاس میں یا ہر مہینے ان کی تقریر رکھیں اور ان کے چشم دید واقعات قلمبند کریں اور ان کو یاد رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر اس وقت آپ نے سستی کی اور اس سنہری موقعہ سے فائدہ نہ اٹھایا۔ تو آنے والی نسلیں آپ سے مطالبہ کریں گی۔ کہ آپ نے ان نیک اور بزرگ لوگوں سے ہمارے لئے کیا حاصل کیا؟ یہ طریق اختیار کرنے سے نہ صرف آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات کا علم ہوگا۔ بلکہ آپ اپنی اولادوں کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ جائیں گی۔ اس سلسلہ میں خاص طور پر زنانہ سکول اور کالج کی منتظمین بھی میری مخاطب ہیں۔ کیونکہ کتابوں سے علم سیکھنا اتنا مفید نہیں ہوتا۔ جتنا چشم دید واقعات اور کانوں سنے حالات سے ہوتا ہے ماؤں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی اولادوں کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ ان کے بچے اسلئے احمدی نہ ہوں کہ ان کے ماں باپ احمدی تھے بلکہ وہ دلائل احمدیت کے خود قائل ہو کر مانیں — ہمیں چاہیئے کہ ہم صحابیات کی قدر کریں اور ان سے استفادہ کریں۔

اب میں آپ کے سامنے یہ بیان کروں گی کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کن شعبہ جات کے ساتھ کام کر رہی ہے۔

ہمارا پہلا شعبہ خدمتِ خلق ہے۔ خدمتِ خلق انسان پر واجب ہے۔ اس کے لئے کوئی شرط نہیں کہ اگر آپ سے کہا جائے کہ خدمتِ خلق کرو تو آپ کریں اور اگر نہ کہا جائے تو نہ کریں۔ خدمتِ خلق کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہئیے تو خود بخود انسان کو مل جاتی ہے۔ راستہ سے کانٹے ہٹا دینے کو بھی اسلام خدمتِ خلق قرار دیتا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ جامع تعلیم جو خدمتِ خلق کی اسلام نے دی ہے وہ یہ ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھوں اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ پس کوشش کرنی چاہئیے کہ آپ کے ہاتھوں اور زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

عورتوں میں غیبت کا مرض اس شدت سے پیدا ہو گیا ہے کہ اگر وہ اس کی برائی جانتیں تو وہ کبھی اس بری عادت کو اختیار نہ کرتیں۔ قرآن کریم نے غیبت کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ! جس طرح تمہیں اس سے کراہت آتی ہے اسی طرح غیبت کرنے سے تمہارے دل میں نفرت پیدا ہونی چاہئیے۔ مرد اس بدعادت سے بڑی حد تک بچے رہتے ہیں خواہ وجہ کچھ بھی ہو۔ لیکن عورتیں اکثر جہاں بھی جمع ہوں اس لعنت کو اپنے اوپر وارد کر لیتی ہیں۔ حالانکہ اگر وہ اپنے فارغ اوقات میں اور اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر یہ سوچتیں کہ وہ کون سے ذرائع ہیں جن سے اسلام کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ ترقی دی جا سکتی ہے۔ اور لجنہ کی ترقی کی تدابیر سوچتیں تو ان کے لئے سعادت دارین حاصل کرنے میں کوئی شبہ باقی نہ رہ جاتا۔ پس شعبۂ تربیت کے ماتحت آپ کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ آپ اپنی اصلاح کریں اور اپنی دوسری بہنوں کی اصلاح کی بھی کوشش کریں۔

شعبۂ خدمتِ خلق کے سلسلہ میں آپ کو یہ کہنا چاہتی ہوں۔ چونکہ اکثریت اس جلسہ میں باہر کی عورتوں کی ہے میں آپ کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ نہ صرف آپ اپنے رشتہ داروں اور احمدی بہنوں کی خدمت کریں بلکہ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والی مخلوق کی خدمت کو اپنا فرض سمجھیں۔ آپ خدمت کے وقت مسلمانوں۔ عیسائیوں ہندوؤں اور یہودیوں میں کوئی فرق نہ رکھیں بلکہ اسلام کے حکم کے مطابق سب بنی نوع انسان کی خدمت کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔

ربوہ میں اکثریت غرباء کی ہے اور بہت سی خواتین صرف اپنے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے ربوہ میں مقیم ہیں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پوری کوشش کرتی ہے کہ جو غرباء باہر سے بچوں کی دینی تعلیم اور دینی ماحول کے لئے ربوہ میں آباد ہوئے ہیں جہاں تک ہو سکے ان کی مدد کی جائے۔ خواہ پیسوں کے ذریعہ یا کتب اور فیس کے معاف کرانے کے ذریعہ ہو۔

باہر کی لجنہ سے اس شعبہ کے ماتحت جو رپورٹ مرکز میں آتی ہے اس میں انفرادی مساعی کا ذکر ہوتا ہے حالانکہ اجتماعی کوششوں کا ذکر ہونا چاہئیے کہ ہماری لجنہ مل کر اتنی رقم اکٹھی کرتی ہے کہ اس سے کئی خاندانوں کا گذارہ ہوتا ہے۔ ہر قوم کے افراد جو مدد کے محتاج ہوں۔ ان کی مدد کی جائے۔

۲۔ شعبۂ تعلیم کا کام یہ ہے کہ مختلف لجنات میں تعلیم کا انتظام کرے اس سے ظاہری تعلیم مراد نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے سکول اور کالج ہیں۔ بلکہ اس شعبہ کے ماتحت مرکز سے ایسے کورس امتحان کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب رکھی جاتی ہیں۔ لیکن مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس امتحان میں سارے پاکستان میں سے صرف ایک سَو امتحان دینے والی شامل ہوتی ہیں۔

سال میں تین دفعہ امتحان ہوتے ہیں اگر آپ کوشش کریں اور ہر بہن جو اردو پڑھنا اور لکھنا جانتی ہے ان امتحانوں میں شامل ہو تو سال بھر میں دینیات کے حصول کے ذریعہ بہت بڑا فائدہ سب کو پہنچ سکتا ہے۔

تعلیم کے ساتھ دوسرا شعبہ تربیت کا ہے۔ اس کا ذکر خدمتِ خلق کے شعبہ کے ساتھ ہو چکا ہے۔ اس شعبہ کے ماتحت جہاں آپ دیگر برائیوں غیبت۔ جھوٹ اور عیب جوئی وغیرہ کو دور کریں۔ وہاں بے پردگی کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بے پردگی کو دور کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے آپ بے پردہ عورتوں سے کہیں کہ اگر آپ نے اسلام اور احمدیت کو سچا سمجھ کر مانا ہے تو آپ کو پردہ بھی کرنا پڑے گا۔ بیعت کے وقت آپ یہ عہد کرتی ہیں کہ جو نیک کام آپ بتائیں گے اس پر ہم عمل کریں گی تو اگر آپ اسلام کو مان کر پھر پردہ ترک کرتی ہیں تو یقیناً آپ بیعت کے عہد کو توڑ رہی ہوتی ہیں۔

آپ کو علم ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات پردہ کرتی تھیں جو عورتیں کہتی ہیں کہ پردہ اسلامی رکن نہیں ہے وہ ایک بے بنیاد بات کہتی ہیں؟ پس جو پردہ کو چھوڑتی ہے وہ عملاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کا انکار کرتی ہے۔ کیونکہ پردہ اسلام کا اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ مسجد ہالینڈ مستورات کے چندہ سے تعمیر ہوئی ہے آپ کی کوششوں اور قربانیوں کے نتیجہ میں اس دُور دراز ملک میں پانچوں وقت اللہ کا نام بلند ہوتا ہے اور پانچوں نمازیں وہاں پڑھی جاتی ہیں۔ اس مسجد کے اخراجات میں سے اب صرف بارہ ہزار قرض ہم پر رہ گیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی کوششوں کو جاری رکھیں اور بقیہ رقم ادا کرنے میں پوری مستعدی دکھائیں۔

وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے باقی شعبہ جات کا ذکر کئے بغیر صرف دو باتیں کہہ کر تقریر ختم کرتی ہوں۔

آپ دوسری چیزوں پر پیسے صرف کرتی ہیں لیکن نمائش کے لئے نہیں جاتیں نمائش میں صرف مرکز کی ہی چیزیں نہیں ہوتیں بلکہ باہر کی جماعتوں کی بھی ہوتی ہیں۔ اگر آپ نمائش کو دیکھیں گی تو جو نقائص آپ کو نظر آئیں گے ان کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی اور آپ کارآمد چیزیں بھجوا سکیں گی۔

مصباح کے لئے آپ کثرت سے مضامین بھجوائیں تاکہ یہ رسالہ زیادہ سے زیادہ ترقی کرے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم صحیح رنگ میں خدمت دین کر سکیں۔

آپ کی تقریر نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنی گئی۔ اس کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نائب صدر عالمی عدالت ہیگ کی تقریر "احمدیت کا اثر عالم اسلامی پر" سنی گئی۔ بعد میں ایک بچی نے نظم سنائی۔ اور نظم کے بعد مکرمہ امۃ المالک فرخ صاحبہ فرسٹ ایئر نے "رسول پاکؐ کی قوت قدسیہ کا اثر صحابہؓ پر" کے عنوان سے تقریر کی اور بتایا کہ ہر نبی کو خدا تعالےٰ کی قوتِ قدسیہ سے وافر حصہ ملا ہے۔ لیکن جو قوت قدسیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی اس کی مثال کسی اور نبی میں نہیں پائی جاتی۔ پہلے انبیاء کی قوت قدسیہ اپنے زمانہ کو فیضیاب نہ کر سکی۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے نہ صرف آپ کے زمانہ کے لوگ فیضیاب ہوئے۔ بلکہ قیامت تک فیضیاب ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ آپؐ کی قوت قدسیہ کا ہی اثر ہے کہ سینکڑوں سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کے ماننے والوں کو روحانی انعامات ملے۔ دنیا نے کسی انسان سے اس طرح محبت نہیں کی جس طرح صحابہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپ کے صحابہؓ پروانوں کی طرح آپؐ پر نثار تھے۔ اس کے بعد محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے پنجابی میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے تا وہ اس کا عبد بنے۔ اور عبد کا یہ مطلب ہے کہ اس کے اندر خدا تعالےٰ کی صفات پیدا ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ کا بندوں کو اپنی شکل پر پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کی صفات اپنے اندر پیدا کریں۔ نیز بتایا کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہئیے کہ وہ دعائیں مانگتا رہے اور اس کے حضور جھکا رہے۔ ایک نہ ایک دن خدا تعالےٰ ضرور اس کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے گا۔ اگر ہم اپنی اصلاح کریں بچوں کی تربیت کریں۔ اور نمازوں کو سنوار کر ادا کریں تو پھر ہی آئندہ نسل کے دل میں اسلام کا سچا جوش پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد ایک نظم سنائی گئی۔ اور ضروری اعلانات کے بعد پروگرام ختم ہوا۔

دوسرے وقت ظہر و عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر نہایت خاموشی سے سنی گئی اور بعد دعا دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

مرتبہ امۃ الرشید شوکت اہلیہ ملک سیف الرحمن صاحب

اعلان نکاح

مکرم عبد المجید خان صاحب (ولد محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی) دفتر اصلاح و ارشاد کا نکاح رضیہ خاتون صاحبہ بنت صوبیدار ڈاکٹر کرم بخش مرحوم کے ساتھ بعوض ۱۵۰۰ روپے حق مہر ۲۹-۱۲-۵۸ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اس رشتہ کو اللہ تعالےٰ جانبین اور سلسلہ کے لئے خوشی اور برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(شیخ نظیم الرحمن دفتر اصلاح و ارشاد)

نوٹ:۔ یہ اعلان نکاح الفضل مؤرخہ ۱۳ جنوری میں غلط شائع ہوا تھا۔ اس لئے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

درخواست دعا

حکیم عبد القدیر صاحب کاغانی لاہور میں بیمار ہیں۔ گذشتہ دسمبر میں ان کو دوبارہ نمونیہ ہو چکا ہے نیز ان کے پیٹ اور دماغ میں بھی اندرونی تکلیف ہے جس کا اثر ان کے دل پر بھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

(سید مبارک احمد سرور دفتر اصلاح و ارشاد)

صدران جماعت و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش

ایسے احباب جن کی وصیت بوجہ بقایا وغیرہ منسوخ ہو گئی ہو ان کے متعلق مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ اگر کوئی شخص وصیت منسوخ ہونے کے بعد چھ ماہ کے اندر اپنی وصیت بحال نہ کرائے یا ندامت کا اظہار کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت نہ لے تو اس سے نادہندوں جیسا سلوک کیا جائے۔ کیونکہ وصیت منسوخ ہونے کے بعد چندہ قبول نہ کرنے کی غرض تو یہ تھی کہ انہیں اپنی کوتاہی کا احساس پیدا ہو۔ نہ یہ کہ وصیت منسوخ ہونے کی بناء پر آئندہ ہمیشہ کے لئے انہیں چندہ ادا کرنے سے فراغت مل جائے۔ اور وہ احمدی بھی کہلاتے رہیں اور نظام سلسلہ میں خرابی پیدا کرنے کا موجب بنتے رہیں۔ لہٰذا تمام مقامی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے افراد کو توجہ دلائیں کہ یا تو وہ اپنی وصیت بحال کرائیں یا چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ اگر کوئی شخص مقامی عہدہ داران کی مخلصانہ کوششوں کے باوجود بھی مائل بہ اصلاح نہیں ہوتا تو اس کا معاملہ مقامی مجلس عاملہ میں پیش کر کے اس کے متعلق مناسب کارروائی کے لئے نظارت امور عامہ میں مفصل رپورٹ بھجوائی جائے کہ وہ شخص نظام سلسلہ کی پابندی کرنے پر آمادہ نہیں کیا جا سکا۔

اس سے پہلے بھی اخبار الفضل مؤرخہ ۳ جنوری ۱۹۵۷ء کے ذریعہ عہدہ داروں کو اس اہم معاملہ کی طرف توجہ دلائی گئی تھی لیکن اب تک مختلف جماعتوں میں کئی ایسے افراد موجود ہیں جن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ پس میں تمام صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے التماس کرتا ہوں کہ اس بارہ میں اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال بھی جلسہ سالانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا اور ہزاروں ہزار بندگان خدا کو اپنے پیارے دین اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے اور اپنے محبوب امام کے پاکیزہ کلمات سننے کا موقعہ نصیب ہوا فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اب جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو رہے ہیں۔ ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی صرف دو تہائی کے قریب ہے۔ لہٰذا تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا جات وصول کر کے جلد بھجوا دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو سکیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

اعلان نکاح

عزیزہ رشیدہ سلطانہ دختر چوہدری عبد الجبار خانصاحب ولد غلام قادر خانصاحب (آف ھگوڑ وغیرہ ضلع جالندھر) حال سکنہ چک ۱۰۹ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور کا نکاح ہمراہ عزیزی عبد الحلیم خانصاحب مولوی فاضل پسر چوہدری عبد المنان خانصاحب (برادر مولوی عبد السلام خانصاحب مرحوم کاٹھ گڑھی) بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ ۵۸-۱۲-۲۹ کو بعد نماز ظہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

عاجز: غلام قادر خاں والد عبد الجبار خاں سابق سکنہ لنگڑھ ضلع جالندھر حال لائلپور

اعانت الفضل

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ محمد علی صاحب کمالیہ نے اپنے بیٹے شیخ سعید احمد صاحب کی امتحان میں کامیابی کی خوشی میں ۵/- روپے اعانت الفضل کی مد میں عنایت فرمائے ہیں۔ کہ اس رقم سے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(مینجر الفضل۔ ربوہ)

مقامی جماعتوں کی توجہ کیلئے

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کا نواں مہینہ شروع ہے۔ پس اب وقت آگیا ہے کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے بجٹ پورا کرنے کے لئے پوری سنجیدگی کے ساتھ جدوجہد شروع کر دیں۔ مجھے پختہ امید ہے کہ سال کے اخیر تک تمام جماعتیں اپنے بجٹ پورا کر لیں گی۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اسی وقت سے مؤثر اور متواتر جدوجہد شروع کر دی جائے۔ کیونکہ اس وقت تک چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی میں تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں ڈیڑھ لاکھ روپے سے زیادہ کی کمی ہے۔ پس آئندہ تین مہینوں میں ان مہینوں کا پورا بجٹ بھی وصول کرنا ہے۔ اور اس کمی کو بھی پورا کرنا ہے۔ اس سے احباب خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ کس قدر محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔

اس سال بعض مخصوص حالات کی وجہ سے کئی زمیندارہ جماعتوں کا فصل ربیع کا پورا چندہ وصول نہ ہو سکا۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہ جماعتیں فصل خریف کی آمد سے پہلی کمی پوری کر دیں۔ اس سال شہری جماعتوں کو بھی سابقہ بقایاجات کی وصولی پر بہت زور دینا چاہیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ اور جو ذمہ واریاں ہم نے قبول کر رکھی ہیں ان کے ادا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ شدید بیمار رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اسے موت سے بچایا۔ اور لڑکا عطا کیا۔ اب اس کو (PLEURISY) پلورسی کی تکلیف ہے۔ صحابہ کرام درویشان قادیان۔ اور تمام احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرماوے۔

(خاکسار حوالدار کلرک غلام قادر۔ جہلم)

۲۔ عرصہ دو سال سے خاکسار بعارضہ پیٹ درد بیمار ہے، درد سے چند ایک اور بھی امراض پیدا ہو گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہوں لہٰذا احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناصر احمد خاں محمود چک ۲۸۵/E.B ضلع منٹگمری)

۳۔ خاکسار تقریباً چھ ماہ سے کئی ایک پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ صحت بھی کمزور ہے احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی منڈی مرید کے۔ ضلع شیخوپورہ)

۴۔ میری بیوی بیمار ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔

(خاکسار محمد یعقوب خاں۔ سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائیٹیز جڑانوالہ ضلع لائلپور)

۵۔ جناب سید محی الدین احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ رانچی بہار کے صاحبزادے مکرم سید سجاد احمد صاحب ایم اے اپنے کاروبار میں کامیابی کے لئے بزرگان جماعت کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں۔

(سید صمصام الدین احمد عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم رانچی بہار)

۶۔ میرا لڑکا قیصر فاروق بوجہ کھانسی بخار اور درد کان بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ امین

(شیخ بشیر احمد لیدر مرچنٹ اوکاڑہ)

دعائے مغفرت

برادرم چوہدری عبد الغنی صاحب مورخہ ۸/۱/۵۹ لاہور لاہور گنگا رام ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایک روز قبل آپ کا اپریشن (پتھری) ہوا تھا۔ جو کامیاب نہ ہو سکا آپ کی نعش وہاں سے لا کر چک ۱۰۹ گ ب ضلع لائلپور میں امانتاً سپرد خاک کر دی گئی۔ مرحوم نیک اور پابند احکام شریعت تھے۔ جماعت احمدیہ کریام کے جنرل سیکرٹری اور امام الصلوٰۃ تھے اور یہاں جماعت احمدیہ چک ۱۰۹ گ ب میں یہی دینی فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ حضرت حاجی غلام احمد صاحب آف کریام کے بھانجے تھے۔ دوست دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (احمد دین خاں لائلپور از چک ۱۰۹ گ ب)

کپاس کی مختلف اقسام کی کاشت کے لئے خاص علاقے مقرر کر دیئے گئے

روئی میں ملاوٹ کو مؤثر طریقہ پر روکنے کے اقدامات

لاہور ۴ر جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے خاص علاقوں میں بعض اقسام کی کپاس کاشت کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ مختلف قسموں کی کپاس علیحدہ علیحدہ علاقوں میں کاشت ہو۔ اور کپاس میں ملاوٹ کا مؤثر طریقہ پر سدباب ہو سکے۔

صوبائی حکومت نے حسب ذیل علاقوں کو دیسی کپاس کی کاشت کے علاقے قرار دے دیا ہے ان علاقوں میں دیسی کپاس کے سوا اور کسی قسم کی کپاس کاشت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ایسی کپاس کی کاشت کے لئے مخصوص علاقے یہ ہیں۔

شاہدرہ، شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب کی تحصیلوں کے بعض علاقے۔ ضلع سیالکوٹ تحصیل ہائے گوجرانوالہ اور وزیر آباد، تحصیل گجرات۔ تحصیل ہائے پھالیہ و کھاریاں کے حصے ضلع مظفر گڑھ کا بیہ سب ڈویژن اور میاں چنوں سب تحصیل کے حصے۔

یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ جن علاقوں میں صرف دیسی کپاس کی کاشت کفایت کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ اور جہاں کی زمین دوسری اقسام کی کپاس کے لئے موزون نہیں وہاں کسی اور قسم کی کپاس کی کاشت کی روک تھام ہو سکے۔

ممانعت

حکومت مغربی پاکستان کے ایک اعلان کے مطابق مندرجہ ذیل اقسام کی کپاس ان علاقوں میں کاشت کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ جو ان کے سامنے درج ہیں۔

(۱) ایل ایس ایس: شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب تحصیلوں کا حصہ اپر گوگیرا کینال کے مغرب سے چوہڑ کانہ منڈی (جس میں چوہڑ کانہ بھی شامل ہے) تک اور چوڑ کانہ سے کچی سڑک پر بھکی علی پور جودھ کے چک ملکے اور چوہڑ اساگر تک (بشمول مذکورہ مواضعات) (۲) لائل پور تحصیل (۳) جڑانوالہ تحصیل (۴) سمندری تحصیل۔ (۵) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ جس میں مرید والا تا جانی والا کی ڈسٹرکٹ بورڈ سڑک کا جنوب مغربی علاقہ اور جانی والا سے ضلع کی حد تک کینال مائینر کے جنوب مغربی علاقے شامل نہیں (۶) ضلع سرگودہا کا خوشاب سب ڈویژن (۷) گوجرانوالہ کی تحصیل حافظ آباد جس میں اس تحصیل کا چناب اسسمنٹ سرکل شامل نہیں (۱۱) ضلع جھنگ کی تحصیل چنیوٹ (۱۲) ضلع گجرات کی تحصیل پھالیہ کا حصہ جو شمال میں رسول کینال ہیڈ ورکس سے منڈی بہاء الدین تک ریلوے لائن کے دونوں طرف اور جنوب میں فتو والا تا پھالیہ کی کچی سڑک اور وہاں سے ڈنگا تک پھیلا ہوا ہے (۱۳) ضلع گجرات میں تحصیل کھاریاں کی چوکی ڈنگا کی حدود پر مشتمل علاقہ

ب: دیسی: (۱) تحصیل شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب کا حصہ جو بائی پر گوگیرا نہر تا چوہڑ کانہ منڈی (جس میں چوہڑ کانہ منڈی شامل نہیں) اور بھکی، علی پور، جودھ کے چک اور چوہڑ اساگر (جس میں یہ دیہات شامل نہیں) کے مشرق میں واقع دیہات اور چوہڑ کانہ تا بھکی کی کچی سڑک (۲) ضلع شیخوپورہ کی تحصیل شاہدرہ (۳) تحصیل گوجرانوالہ، وزیر آباد اور ضلع گوجرانوالہ کی تحصیل حافظ آباد کا چناب اسسمنٹ سرکل (۴) تحصیل گجرات (۵) ضلع گجرات کی تحصیل کھاریاں جس میں چوکی ڈنگا کی حدود شامل نہیں (۶) ضلع گجرات کی تحصیل پھالیہ کا وہ حصہ جس کے ایک طرف منڈی بہاء الدین، ملکوال ریلوے لائن ہے۔ اور دوسری طرف منڈی بہاء الدین رسول کینال ہیڈ ورکس ہے اور شمال میں دریائے جہلم ہے۔ تحصیل پھالیہ کا وہ حصہ جو فتو والا تا پھالیہ کی کچی سڑک اور وہاں سے ڈنگا تک کے جنوب اور جنوب مشرق میں واقع ہے (۸) ضلع لاہور کا تمام علاقہ (۹) ضلع ملتان کی تحصیل خانیوال کی سب تحصیل۔ میاں چنوں کا وہ حصہ جو ریلوے لائن کے جنوب میں واقع ہے اور مشرق میں وہ کچی سڑک واقع ہے۔ جو کوٹ سوجان سنگھ کے ریلوے کراسنگ سے چوکی چنب کو جاتی ہے۔ نیز تحصیل کی سرحد تک کا حصہ بھی شامل ہے (۱۰) ضلع مظفر گڑھ کا بیہ سب ڈویژن (۱۱) ضلع سیالکوٹ

ج: چار ایف:- (۱) ضلع لائلپور کی تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ جس میں ڈسٹرکٹ بورڈ روڈ مرید والا تا جانی والا کا شمال مشرقی حصہ شامل نہیں (۲) ضلع جھنگ کی تحصیل جھنگ۔ اور شور کوٹ (۳) ضلع منٹگمری کا سب ڈویژن پاکپتن جس میں عارف والا کی سب تحصیل کا وہ حصہ شامل نہیں جو جملیرا سے شیخ فاضل کو جانے والی سڑک کے مشرق میں واقع ہے (۴) وہ علاقہ جو دریائے راوی کے شمال میں واقع ہے اور وہ علاقے جو ریلوے کی بڑی لائن کی شمالی طرف اور کچا کھوہ سے مخدوم پور ریلوے سٹیشن کو جانے والی کچی سڑک کی مشرق کی طرف واقع ہیں (۵) ڈیرہ غازیخان

(ح) کی تحصیل راجن پور میں سون میانی کا علاقہ جو ضلع رحیم یار خاں سے ملحق ہے اور جسے دریائے سندھ جدا کرتا ہے۔

د:- ۲۶۸- ایف (۱) جیسا کہ "ا" (۷) تا (۹) میں درج ہے (۲) جیسا "ج" (۲) میں درج ہے۔ (۳) جیسا "ا" (۱۱) میں درج ہے۔

ھ:- ۳۶۲- ایف:- جیسا "ا" (۶) میں درج ہے۔

و:- اے سی ۱۳۴:- (۱) جیسا کہ "ب" (۸) میں درج ہے (۲) تحصیل ہائے اوکاڑہ منٹگمری اور پاکپتن سب ڈویژن کی سب تحصیل عارف والا جو جملیرا سے شیخ فاضل کو جانے والی سڑک کے مغرب میں واقع ہے (۳) جیسا کہ "ج" (۳) میں درج ہے۔

ز:- ۱۲۴- ایف:- (۱) ضلع ملتان جس میں وہ علاقہ شامل نہیں ہے جو دریائے راوی کے شمال میں واقع ہے اور تحصیل میاں چنوں کا وہ حصہ جو کوٹ سوجان سنگھ کے ریلوے کراسنگ سے بواسطہ چنب پولیس چوکی تحصیل کی سرحد تک جانے والی کچی سڑک کے مشرق میں واقع ہے (۲) علی پور اور کوٹ ادو کی تحصیلیں نیز مظفر گڑھ (۳) ڈیرہ غازیخان اور جام پور کی تحصیلیں اور راجن پور تحصیل کا وہ علاقہ جس میں ضلع رحیم یار خاں سے ملحقہ دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ سون میانی کا علاقہ شامل نہیں

ح:- ۱۹۹- ایف (۱) جیسا کہ "ز" (۱) میں درج ہے (۲) جیسا کہ "ز" (۳) میں درج ہے۔

ط:- لاثانی ۱۱:- (۱) جیسا کہ "ز" (۱) میں درج ہے۔ (۲) جیسا کہ "ز" (۲) میں درج ہے (۳) جیسا کہ "ز" (۳) میں درج ہے

امریکہ افغانستان کو پچاس ہزار ٹن گندم دیگا

فصلیں خراب ہو جانے کے باعث ملک میں غلہ کی قلت

واشنگٹن ۴ر جنوری۔ امریکی محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ افغانستان میں فصلوں کو شدید نقصان پہنچنے کے باعث غلہ کی جو قلت پیدا ہو گئی ہے اسے دور کرنے کے لئے امریکہ افغانستان کو پچاس ہزار ٹن گندم دے گا امریکہ کی منڈیوں میں اس گندم کی قیمت اور جہاز رانی پر اس کے بھیجنے کے اخراجات مجموعی طور پر چالیس لاکھ ڈالر کے قریب ہوں گے افغان حکومت یہ غلہ عوام میں تقسیم کرے گی۔ اور اس کی قیمت مقامی کرنسی میں وصول کر کے ایک خاص حساب میں جمع کر دے گی۔ یہ سرمایہ افغانستان میں ان منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے خرچ کیا جائے گا۔ جنہیں امریکہ اور افغانستان کی حکومتیں مشترکہ طور پر منظور کریں گی۔ یہ غلہ جلد از جلد افغانستان روانہ کرنے کے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ یہ تیسرا متواتر سال ہے کہ امریکہ افغانستان میں غلہ کی قلت کے پیش نظر افغانستان میں غلہ کی قلت کے پیش نظر افغان حکومت کی درخواست پر غلہ مہیا کر رہا ہے۔

ترقی دیہات کی سہ روزہ کانفرنس

لاہور ۴ر جنوری۔ آج ترقی دیہات کی سہ روزہ کانفرنس کے دوسرے روز پروگرام کی منصوبہ بندی پر بحث جاری رہی۔ عام اجلاس کی صدارت کونسلر ڈویژن کے کمشنر ایم۔ ایچ صوفی نے کی کانفرنس کے امروزہ اجلاس میں تعلقاتی علاقہ اور ریجنل و صوبائی سطح پر پروگرام کی منصوبہ بندی کے موضوع پر ترقی دیہات کے صوبائی ناظم مسٹر منظور الہٰی محکمہ خوراک و زراعت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر مہدی حسن ڈائریکٹر ترقی دیہات پشاور ریجن مسٹر محمد سعید خان اور ڈپٹی کمشنر راولپنڈی مسٹر یزدانی ملک نے تقریریں کیں۔

سلانوالی کی فیکٹری سرکاری تحویل میں

سرگودھا ۴ر جنوری۔ مقامی مجسٹریٹ چوہدری قائم الدین نے اندیشہ نقض امن کے پیش نظر کنیش کاٹن فیکٹری سلانوالی کو سرکاری تحویل میں لینے کا فیصلہ کیا ہے اور تا فیصلہ نقدر تحصیلدار سلانوالی کو اس فیکٹری کا رسیور مقرر کیا ہے۔

کسٹوڈین کا عزم کراچی

لاہور ۴ر جنوری۔ مسٹر جسٹس اے۔ ایم خان کسٹوڈین متروکہ املاک مغربی پاکستان ایک ہفتے کے دورے پر کراچی جا رہے ہیں۔ جہاں آپ جنوبی زون کا عدالتی اور انتظامی کام سرانجام دیں گے۔ وہ ۶ر جنوری کو بذریعہ طیارہ لاہور سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

بیلنے کی لپیٹ میں آ کر ہلاک

سرگودھا ۴ر جنوری۔ نواحی گاؤں چک ۱۵ شمالی سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق احمد نامی ایک کاشتکار گنا پیلنے کی ایک مشین کی زد میں آ کر ہلاک ہو گیا۔ اس کا دامن مشین کی لپیٹ میں آ گیا تھا۔

بنک کی شرح تین فی صد سے بڑھا کر چار فی صد کر دی گئی

افراطِ زر روکنے کے لئے سٹیٹ بنک کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کا اقدام

کراچی ۱۵ جنوری۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے بورڈ آف ڈائرکٹرز نے کل ایک اجلاس میں بنک کی شرح تین فیصد سے بڑھا کر چار فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سٹیٹ بنک کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ بنک کی شرح چار فیصد کی گئی ہے۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد بنک کی شرح تین فیصد مقرر کی گئی تھی۔ جو اب تک قائم تھی۔ یہ اقدام افراطِ زر کو روکنے اور ملک کی اقتصادی بحالی کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ ماہرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ بنک کی شرح میں ایک فیصد کا اضافہ کافی ہے۔

اس اقدام کے بعد صنعت کاروں اور تاجروں کو بنکوں سے قرض کی رقوم مہنگی رہیں گی آئندہ بنکوں میں جمع شدہ رقوم پر زیادہ منافع ملے گا۔ نقد اثاثے زیادہ تر بنکوں میں جمع کرائے جائیں گے۔ اور اس طرح افراطِ زر کے سدباب میں مدد ملے گی۔

سیونگ اکاؤنٹس اور فکسڈ ڈیپازٹ کے حسابات میں جمع ہونے والی رقوم پر منافع کی شرح میں بھی اضافہ کر دیا جائے گا اب تک بنک سیونگ اکاؤنٹس کی رقوم پر دو فیصد اور فکسڈ ڈیپازٹس پر قدرے زیادہ منافع دیتے تھے۔

بنک کی شرح میں اضافے سے پیداوار بڑھانے کے رجحان کو بھی تقویت پہنچنے کا امکان ہے۔ کیونکہ صنعت کاروں کو آئندہ اپنے مالی وسائل کو زیادہ مؤثر طریقہ پر اور سوچ سمجھ کر استعمال کرنا پڑے گا تاکہ انہیں بنکوں سے زیادہ شرح پر قرض نہ لینا پڑے۔ . . .

ملکی مصنوعی ریشمی کپڑے کی قیمتیں

کراچی ۱۵ جنوری۔ ٹیکسٹائل کمشنر نے کل ایک اعلان کے ذریعے ملک کے چودہ کارخانوں میں تیار ہونے والے مصنوعی ریشمی کپڑے کی مزید ۱۳۰ اقسام کی زیادہ سے زیادہ ایکس مل اور زیادہ سے زیادہ پرچون قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ جن ملوں کے کپڑے کی قیمتیں مقرر کی گئی ہیں ان کے نام یہ ہیں:

رحمانیہ ٹیکسٹائل ملز لائلپور۔ ایڈوانس ٹیکسٹائل ملز کراچی قاسم نار محمد برادرز اینڈ کمپنی کراچی۔ حاجی بشیر ٹیکسٹائل ملز کراچی۔ انٹرنیشنل کلاتھ اینڈ جنرل ملز کراچی۔ پیرا ڈائز۔ ریڈرز سلک ملز کراچی علی پور سلک اینڈ رے آن ملز

مغربی پاکستان میں چوزوں کی تقسیم

لاہور ۱۵ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پاکستان کا محکمہ خوراک۔ محکمہ ترقی دیہات کے ذریعے کثیر تعداد میں چوزے تقسیم کرے گا۔ یہ چوزے لاہور، پشاور ڈویژن میں پالے گئے ہیں۔

حکومت نے وسیع پیمانے پر مرغیوں کی افزائش کا پروگرام بنایا ہے۔ اس کے تحت اس سال مارچ کے آخر تک تقریباً پچاس ہزار چوزے پالے جائیں گے۔ جنہیں محکمہ ترقی دیہات کے حوالے کیا جائے گا۔ اور ان علاقوں میں مرغیوں کی بجائے چوزے رکھے جائیں گے۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۷۵ فیصد سانڈ ترقی دیہات کے ترقیاتی علاقوں کے لئے مہیا کئے جائیں گے اور صرف ۲۵ فیصد اس قسم کے جانور محکمہ بلدیات کو دیئے جائیں گے۔

ضلع ہزارہ میں پہلے ہی سے محکمہ ترقی دیہات کے ذریعے آسٹریلین نسل کی بھیڑیں مہیا کی جا رہی ہیں ربتو خیاتی علاقوں میں مصنوعی نسل کشی کے کام کو بھی فروغ دیا جائے گا اس کام کے آغاز کے لئے لاہور ڈویژن میں دو سب سٹیشن قائم کر دیئے گئے ہیں۔ جہلم میں بھی ایک پولٹری فارم نے کام شروع کر دیا ہے۔ اور توقع ہے کہ اس سے غلام محمد بیراج کے علاقوں کی ضرورت پوری کی جائے گی۔

پرائیویٹ سکولوں کے طلبہ کیلئے رعایت

لاہور ۱۵ جنوری مغربی پاکستان کی پبلک ایجوکیشنل ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری نے لاہور اومنی بس سروس کے حکام سے استدعا کی ہے کہ طلباء کو بسوں کے کرایہ میں جو رعایت دی گئی ہے۔ پرائیویٹ سکولوں کے طلبہ کو بھی دی جائے۔

آپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کے بیشتر طلبہ معاشرہ کے غریب طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ متذکرہ رعایت کے زیادہ مستحق ہیں۔

لیڈر (بقیہ صہ۲)

جہاں تک ہمارا خیال ہے ابھی بہت سے ذرائع ایسے باقی ہیں جن کو استعمال کر کے اس خدشہ کا تدارک کیا جا سکتا ہے جو کثرت آبادی سے شاید ابھی سالوں بعد پیدا ہونے والا ہے۔ اور صریح قتلِ انسانی سے انسان بچ سکتا ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جتنی خوراک تمام دنیا میں اس وقت بھی پیدا ہو رہی ہے اس میں سے بہت سی خوراک ہماری بے احتیاطیوں کی وجہ سے ضائع جاتی ہے۔ چنانچہ بہت سے لوگ ضرورت سے زیادہ خوراک استعمال کرتے ہیں اور امریکہ جیسے ملکوں کے متعلق یہ اطلاع بھی ہے کہ وہاں کثرت خوری کا مرض زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ پھر بہت سے زائد پیداوار والے ملکوں میں بہت سا اناج ضرورت سے فاضل ہونے کی وجہ سے اسلئے بھی ضائع کر دیا جاتا ہے کہ بعض ایسی اقوام دیدہ و دانستہ کم پیداوار والے ممالک کو اپنے مفاد کے پیشِ نظر بھوکا رکھنا چاہتی ہیں۔ تاکہ وہ اُن کے رہین بنے رہیں۔ الغرض یہ سوال عالمی سطح پر اقوام متحدہ ہی حل کر سکتی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اگر اقوام کے درمیان عالمی سطح پر کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو حفظِ پیدائش وغیرہ دوسرے قتلِ انسانی کے جرائم کا مرتکب ہوئے بغیر بھی یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ بلکہ اگر ہمارے سائنس دان بجائے ہلاکت کے سامانوں کی تیاری میں وقت اور روپیہ ضائع کرنے کے اس مسئلہ کی طرف پوری توجہ دیں تو ہمیں یقین ہے کہ وہ پیداوار کے ایسے امکانات دریافت کر لیں گے جو ابھی تک معلوم نہیں ہو سکے۔ بجائے آبادی کو بڑھنے سے روکنے کے غیر فطری اور غیر اخلاقی طریقے معلوم کرنے کی کوشش کے اگر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے پیداوار کے دیگر امکانات معلوم کرنے کی طرف توجہ دی جائے تو ہو نہیں سکتا کہ جس قادرِ مطلق نے انسان اور کائنات کو بنایا ہے اس نے اضافۂ آبادی کا جواب کائنات میں نہ رکھا ہو۔

محکمہ امدادِ باہمی کو اڑھائی لاکھ روپے کے درآمدی لائسنس دیئے جائینگے

کواپریٹو انجمنوں اور چھوٹے صنعتی یونٹوں کو درآمدی خام مال مہیا کرنیکے اقدامات

لاہور ۱۵ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں کے کواپریٹو سیکٹر میں خام مال کی تقسیم میں باقاعدگی پیدا کرنے کی غرض سے محکمہ امداد باہمی کو اڑھائی لاکھ روپے کی مالیت کے خام مال کے درآمدی لائسنس دیئے ہیں۔

حکومت نے یہ فیصلہ محکمہ صنعت سے بیشتر لائسنسوں کا کوٹا رجسٹرار امداد باہمی کو منتقل ہونے کے باعث کیا ہے۔ ماضی میں انجمن ہائے امداد باہمی کو یہ شکایات رہی ہیں کہ انہیں ان کے حصے کا خام مال نہیں ملتا۔ اب نہ صرف ان انجمنوں کی جائز ضروریات کی تکمیل ہو سکے گی بلکہ ان صنعتی یونٹوں کو بھی خام درآمدی مال مل سکے گا جن کے محکمہ صنعت نے کارڈ بنائے ہوئے ہیں۔

ان درآمدی لائسنسوں پر مال منگوانے کیلئے سرمایہ پنجاب پراونشل کواپریٹو بنک مہیا کرے گا اور مال کی تقسیم کے فرائض پاکستان کواپریٹو اینڈ مارکیٹنگ فیڈریشن لمیٹڈ لاہور سرانجام دے گی۔ خام مال کی درآمد اور اس کی تقسیم کے متعلق محکمہ امدادِ باہمی کو مشورے دینے کے لئے ایک مرکزی کمیٹی قائم کی جائے گی۔ جس کے کنوینر رجسٹرار کواپریٹو سوسائیٹیز ہوں گے۔ اس کمیٹی میں ڈائرکٹر صنعت اور ترقی دیہات کے ڈائرکٹر بھی شامل ہوں گے۔ ہر علاقہ (ریجن) میں بھی علیحدہ علیحدہ کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔ جن کے کنوینر علاقہ کے ڈپٹی رجسٹرار امداد باہمی ہوں گے۔